دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی

06-September-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، سیدِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ج۳ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی** سے متعلق بزرگانِ دِین کے واقعات سُنیں گے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی **خیر خواہِ اُمّت کے کچھ واقعات**، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ذِکرِ خیر اور خیر خواہی کی تعریف بھی سُنیں گے، اس سے متعلق احادیثِ طیّبہ بھی یہاں بیان کی جائیں

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گی۔اس کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سمیت دیگر بزرگوں کے خیر خواہی کے کچھ واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی سنیں گے۔ خیر خواہی کے **دنیوی اور اخروی فوائد** بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان **تسبیح** کے ذریعے ذِکرودرود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں، **یادرکھئے!** یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک خاندان کی دادرسی

ایک رات امیرُالمُؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینۂ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وقت (یعنی سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے ہی ملنے آیا ہے، البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت سیدتنا اُمِّ کلثوم بنت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! کیا بات ہے؟ آپ

نے فرمایا:ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔عرض کیا:اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔فرمایا:ٹھیک ہے تم ضروری سامان وغیرہ لے لو۔جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔اس سے فرمایا:آگ جلاؤ۔اس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اس کے اوپر رکھ دی۔جب ہانڈی پک گئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ(Wife)نے اندر سے آواز دی:اے امیر المؤمنین!اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔جیسے ہی اس شخص نے لفظ **"امیر المؤمنین"** سنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔پھر آپ نے ہانڈی اُٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا:کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کردوں گا۔جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کے بچے کا وظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (التبصرة ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ،ج ۱، ص ۴۲۰)

بہارِ باغِ ایمان حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں | چراغِ بزمِ عرفاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
خزانے رُوم و فارس کے لُٹاتے ہیں مدینہ میں | فیوضِ حق کے باراں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
مسلماں رات بھر سوئیں عمر فاروق پہرا دیں | رِعایا کے نگہبان حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۲۸،۲۷)

شانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح حضور

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **دُکھیاری اُمّت** کے ایک پریشان حال کی خیر خواہی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کی ترکیب بنائی، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجہ محترمہ کے ذریعے اس عورت کیلئے بھیجا۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب عمر بن الخطاب، ۵۲۶/۲،حدیث: ۳۶۸۳)جی ہاں! یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں کہ جن کو حضور نبیِ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مُبارک سے **جنّتی** ہونے کی خوشخبری(Good News)دی ہے۔(بُخاری، ۵۲۵/۲، حدیث ۳۶۷۹) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کے بارے میں حضور، سراپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ کریم! عُمر بن خطاب کے ذَرِیْعے اِسلام کو عزّت عطا فرما! (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر، ۷۷/۱، حدیث: ۱۰۵) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارکہ نازل ہوئیں۔(تاریخ الخلفاء، ص۹۶، الصواعق المحرقۃ، ص۹۹) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کا فرمان ہے لَوْ مَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً لَظَنَنْتُ أَنَّ اللہَ تَعَالٰی سَائِلِیْ عَنْہَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اگر نہرِ فُرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔(حلیۃ الاولیاء، ۸۹/۱)

یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جو مزارِ مصطفٰے کے ساتھ آرام فرما ہیں، جنہیں حضور سراپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت کی خوشخبری سنائی۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا   خدا ان کا محمد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے　　ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا! عطّار کو دیدے مدینے میں　　کرم فرما الٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۲۷،۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیارے آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خیر خواہی اور حاجت روائی فرمارہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اس کی پریشانی (Distress) دُور کرنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو ہمیں بھی حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم خود اُس کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، مگر کسی سے کہہ کر اُس کی مدد کرواسکتے ہیں تو حسبِ موقع اِس طرح بھی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی و مدد کرنی چاہیے۔

حضرتِ سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خیر خواہیِ اُمّت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گے لیکن اس سے پہلے آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف سنئے، چُنانچہ

مختصر تعارف:

♣ آپ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص"، لقب "فاروقِ اَعظم" اور نام "عمر" ہے۔ ♣ آپ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نماز اَدا فرمائی۔ ♣ آپ

اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ شامل ہوئے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں رسُولِ اکرم، شاہِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیْثیَّت سے وَفادار و رفیق کار رہے۔♣ آپ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینیِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تَرذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔♣ آپ مُرادِ رسول تھے (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ کا قلب انوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا۔♣ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ واستقامت، دیانت و امانت، ذہانت و فَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلغَرَض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔♣ نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر (Dagger) سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادَت سے سرفراز ہوگئے۔ بَوَقْتِ وَفات آپ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔♣ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضَۂ مُبارَکہ کے اندر حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پہلوئے انور میں مَدفُون ہوئے۔(الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشَرۃ، ۱/۲۸۵-۴۰۸-۴۱۸، ملخصاً، ملتقطا)

صحابہ اور اَہلِ بَیْت کی دل میں مَحَبَّت ہے　　بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اپنی رِعایا کی ہر وقت خبر گیری فرماتے رہتے، صحرائے عرب کی سخت دھوپ اور رات کی تاریکی بھی رِعایا کی **خبر گیری** سے آپ کو نہ روک سکی۔ آپ کی سیرتِ طیّبہ کے بے شمار ایسے

واقعات ہیں، جن میں آپ نے اپنی رِعایا کی خبر گیری کرتے ہوئے ان کے مختلف مسائل کو حل فرمایا۔ آیئے! اسی طرح کے کچھ واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی دادرسی:

سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رات کے وقت مدینۂ منورہ کا دورہ فرمارہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کی دادرسی فرمائی، اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر اس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہیں رہے، اس کے بعد آپ تشریف لے آئے۔ (الکامل فی التاریخ، ۲/۴۵۳ ملخصاً)

اپاہج، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد:

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک بار رات کے وقت امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے ان کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں امیر المؤمنین اس وقت کہاں جارہے ہیں؟ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہوگئے۔ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس گھر کو ذہن میں بٹھالیا اور صبح اس گھر میں گئے تو دیکھا کہ اس گھر میں ایک بوڑھی، اپاہج نابینا خاتون رہتی ہے۔ اس سے پوچھا: "مَا بَالُ ھٰذَا الرَّجُلِ یَاْتِیْكِ؟" یعنی یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اس

نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آرہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا ہے، میری تکالیف دُور کر دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُمّت کی خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر، خَلِیفَۃُ الْمُسْلِمِین ہونے کے باوجود لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کے گھریلو کام تک کر دیا کرتے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرنا اور مشکل وقت میں اس کی مدد کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اگر ہم اپنا یہ ذہن بنالیں کہ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں، کام کاج کرنے والوں سمیت اپنے کسی بھی مسلمان بھائی کو خواہ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، کسی پریشانی میں مبتلا پائیں گے تو رِضائے الٰہی اور اُمّت کی خیر خواہی کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق ان کی مدد کریں گے۔ اس کی برکت سے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک پُرامن معاشرہ بنانے میں بھرپور معاونت ملے گی۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "دوسروں کا بھلا چاہنا" اور ہر مسلمان کے ساتھ "خیر خواہی" کرنا، اس کے مفہوم میں بڑی وُسعت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "**ہر مسلمان کی خیر خواہی**" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نبوت کو حرزِ جان بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور "مسلم معاشرہ" آرام و راحت اور سکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں بِہِشْت (جنت) کے سکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی زندگی کا یہ نَصْبُ الْعَین بنالے گا کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو ہر قسم کے مکر و فریب، نقصان و ضرر، ظلم و ستم، بُغْض و حسد، خِلاف و شِقاق، عِناد و نِفاق، بد خواہی و اِیذا رَسانی تمام قبیح (بُری) خصلتوں (Features) کا

مسلمانوں کے گھروں سے جنازہ نکل جائے گا اور ہر مسلمان ہر ایک مسلمان کے لیے صلاح وفلاح اور نفع رَسانی و بھلائی کے سوا نہ کچھ کر سکے گا، نہ کچھ سوچ سکے گا، نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مرتکب ہو گا، نہ ظلم کے کسی پہلو کو بھی اپنے گوشۂ خیال میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں روڑا اَٹکائے گا (یعنی رکاوٹ نہیں ڈالے گا) بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہو گا کہ لوگ بھی اس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نُقصان سے محفوظ رہے گا اور ہمیشہ اس کا بھلا ہوتا رہے گا۔ (منتخب حدیثیں، ص۲۳۱)

اُمّتِ محبوب کا یا ربّ بنا دے خیر خواہ نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۳)

خیر خواہی کی تعریف:

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بدخواہی کا شائبہ نہ ہو یا خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون مہیا کرنا، ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی طرح سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنے مسلمان پریشان حال ہیں، ہمیں اس کا کوئی

احساس نہیں ہوتا۔☆وہ لوگ جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کتنے خوش دلی سے اور کتنے پریشان چہروں سے ہمیں ملتے ہیں، ہم نے کبھی اس پر غور کیا؟☆ہمارے جاننے والوں میں سے کتنے قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں۔☆ہمارے پڑوسیوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں،☆پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی میسر آتے ہیں یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔☆کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔اب تو بدقسمتی سے نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر دو افراد میں لڑائی ہو جائے تو تیسرا ان کو چھڑانے کے بجائے **ویڈیو یا تصاویر** اس بُری نیّت کی وجہ سے بنا رہا ہوتا ہے کہ اِسے **سوشل میڈیا**(Social Media)پر **وائرل**(Wiral یعنی بہت زیادہ عام) کروں گا۔اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ **احترامِ مسلم** کا مظاہرہ کرتے ہوئے دونوں کو نرمی و محبت سے سمجھا کر اس معاملے کو ٹھنڈا کرتا۔**اے کاش!** ہر مسلمان کی **عزّت کے تحفظ** کی **مدنی سوچ** نصیب ہو جائے۔اٰمِین

یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔

- (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲۶۶، حدیث: ۲۲۱۹۳)

♣ ارشاد فرمایا: مؤمن اس وقت تک اپنے دِین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔(فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۲/۴۲۹، حدیث: ۷۷۲۲)

♣ ارشاد فرمایا: دِین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابہ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یَا رَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے لئے۔(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحة، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ۞**اللہ کے لیے نصیحت** یہ ہے کہ ☆اللہ پاک کی ذات و صفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ☆خلوصِ دل سے اس کی عبادت کرنا، ☆اس کے محبوبوں سے محبت، ☆دشمنوں سے عداوت رکھنا، ☆اس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ ۞**کتابُ اللہ** یعنی قرآنِ مجید کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اس کے **کتابُ اللہ** ہونے پر ایمان رکھنا، ☆اس کی تلاوت کرنا، ☆اس میں بقدرِ طاقت غور (Ponder) کرنا، ☆اس پر صحیح عمل کرنا۔ ۞**اللہ کے رسول** یعنی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت یہ ہے کہ ☆انہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا۔ ☆ان کی تمام صفات کا اِعْتِراف کرنا ☆جان ومال و اَولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا ☆ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ ☆ان کا ذکر بلند کرنا۔ ۞**اماموں سے** مراد یا تو اسلامی بادشاہ اسلامی حُکّام ہیں یا علماءِ دِین، مجتہدینِ کاملین (اور) اولیاء ہیں۔ ان کی نصیحت یہ ہے کہ ☆ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت تعمیل کرنا ☆لوگوں کو ان کی اطاعتِ جائزہ کی طرف رغبت دینا، ☆آئمہ مجتہدین کی تقلید کرنا، ☆ان کے ساتھ اچھا گمان

رکھنا،☆علماء کا ادب کرنا۔❁**عام مسلمانوں کی نصیحت** (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ☆بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا،☆ان سے دِینی و دُنیوی مصیبتیں دُور کرنا☆ان سے محبت کرنا☆ان میں عِلمِ دِین پھیلانا☆نیک اعمال کی رغبت دینا،☆جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔(مرآۃ المناجیح،۶/ ۵۵۷،ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا،وہ مُقدّس ہستیاں خود تکلیف میں رہ کر لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت (Comfort) پہنچاتے تھے۔

سیِّدُنا فاروقِ اعظم کی ایک شرابی کو نصیحت

امیر المومنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ ملکِ شام کے ایک بہادر شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے کاتب (خط/Letter لکھنے والے) سے فرمایا لکھو: عمر بن خطاب کی طرف سے فُلاں کے نام! تم پر سلامتی نازل ہو، میں تمہارے متعلق اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑے انعام والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے حق میں دعا کی کہ اللہ پاک اسے بیماری سے شفا عطا فرمادے، اس کے دل کو پھیر دے، اس کو توبہ کی توفیق دے دے۔ جب قاصد وہ مکتوب (Letter) لے کر اس کے پاس پہنچا، اس شخص نے مکتوب (Letter) پڑھا تو کہنے لگا: میرا ربّ گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا، اس

کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اس کا اِنعام خیرِ کثیر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زاروقطار رونے لگا۔ پھر اس نے شراب نوشی سے سچی پکی توبہ کی اور اسے بالکل ترک کر دیا۔ جب سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بھی اسی طرح کیا کرو، جب تم دیکھو کہ تمہارا کوئی بھائی پھسل گیا ہے تو اسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲)

سخت گوئی کی مِٹ جائے خصلت　　نرم گوئی کی پڑ جائے عادت

واسطہ خلقِ محبوب کا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! امیر المؤمنین سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کی دِینی تربیت اوران کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے۔ یقیناً سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ مدنی تربیت سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، گناہوں میں مبتلا کسی شخص کو نیکی کی دعوت دینے کے لیے، اُسے راہِ راست پر لانے کے لیے کیسا پیارا انداز اِختیار کیا گیا ہے، ہم میں سے ہر ایک اپنے بارے میں غور کرے کہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میری کیا حالت تھی، دن رات گناہوں میں کیسے بسر ہو رہے تھے، نہ نمازوں کا شوق نہ تِلاوت کا ذوق، نہ ماں باپ کے ادب و اِحترام کا پتا، نہ چھوٹوں پر شفقت نہ بڑوں کا ادب، آخر مجھے بھی کسی نے پیار محبت سے سمجھایا ہو گا، نیکی کی دعوت دی ہو گی، میرے سُدھرنے کے لیے دُعائیں کی ہوں گی وغیرہ، تو آج ہم بھی ایسوں کے بارے میں یہی انداز اِختیار کریں کہ جو لوگ مسجدوں سے دُور ہیں، علمِ دِین کی روشنی سے محروم ہیں، بُرے ماحول کی وجہ سے اپنی جوانیاں

برباد کر رہے ہیں، ایسوں کو ہم پیار محبت اور نرمی سے **نیکی کی دعوت** پیش کریں، ان کے لیے راہِ راست پر آنے کی اللہ پاک کی بارگاہ میں اِخلاص کے ساتھ دُعا کریں۔

بسا اوقات ہم اپنا ذہن یوں بنا لیتے ہیں کہ یہ تو فُلاں ہے، یہ تو میری نیکی کی دعوت قبول ہی نہیں کرے گا، یہ تو مسجد میں آئے گا ہی نہیں، ہمیں اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے سمجھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے، ہمارا کام فقط کوشش کیے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات ربِّ کائنات کی ہے۔

پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 55 میں ربِّ کریم کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ۲۷، الذّٰریٰت:۵۵)

مجھے تم یارسولَ اللہ دے دو جذبۂ تبلیغ

شہا! دیتا پھروں نیکی کی دعوت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفۂ وقت اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنی مجلس میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کر لیتے، پھر اسے نظر انداز نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے بارے میں دریافت فرماتے تھے تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آ گیا ہو تو اسے حل کر کے حاجت روائی اور خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہو گیا ہے تو اس کا علاج کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو اس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک تعداد ہے جو غیر تو کیا اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتے۔ ہمارے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے، آفس میں کام کرنے والے دوست احباب، آفس کے خادم وغیرہ میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں

ہے اور کیوں نہیں آرہا؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کی کوئی خیریت معلوم کرلیں کہ کہیں اس بے چارے کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو درپیش نہیں آگیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہوگیا؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والے بن جائیں۔ اگر ہمارے ساتھ رہنے والا، ساتھ کام کرنے والا، ساتھ نمازیں پڑھنے والا، نیکی کی دعوت دینے والا، مدنی دورے میں شرکت کرنے والا، درس و بیان سننے والا، مدنی مذاکرے کی پابندی کرنے والا، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جانے والا الغرض کوئی بھی اسلامی بھائی کسی دن نہ آسکے تو اس کے گھر جاکر یا کم از کم فون / واٹس ایپ کرکے ہی اس کی خیریت تو دریافت کر ہی لیا کریں۔

آیئے! اس بارے میں اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے معمولات سنتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنت اور خیر خواہی اُمّت

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کثیر مصروفیات ہونے کے باوجود اب بھی مسلمانوں کے ساتھ مختلف انداز سے خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ بسا اوقات آپ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا ہے یا بیمار ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفایابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہوجائے تو حتی المقدور فون (Phone) کرکے یا صوتی پیغام (Voice Message) یا صوری پیغام (Video Message) کے ذریعے ان کے عزیز و اَقارب سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور خیر خواہی فرماتے ہوئے اہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت اور صبر کے فضائل پر مشتمل مدنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے ہمیں مدنی انعامات کا جو عظیم تحفہ عطا فرمایا ہے، اس میں بھی

اس بات کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 53** میں ہے: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعویذاتِ عطّاریہ کے استعمال کا مشورہ دیا؟

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه صرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں، جیسا کہ محبوبِ عطار، **تاجدارِ مدنی انعامات** حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے کہ میرے بچوں کے ابو کو دُکھیاروں کی **حاجت روائی اور مالی امداد** کا بَہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیَّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضَرور تمندوں کی مالی مشکِلات حل (Solve) فرما دیتے اور رِیا سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی ترکیب فرماتے، مجھ سے بھی چھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہَر سے **معلوم** ہو جاتا۔

(محبوب عطار کی 122 حکایات، ۱۲۳ ملخصاً)

اسی طرح مرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبلِ روضۂ رسول **حاجی محمد مشتاق عطاری** رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بھی اُمّت کی خیر خواہی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کی خوشبوؤں سے لبریز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**عطار کا پیارا**" کے صفحہ نمبر 40 پر ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه میرے استادِ محترم ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں نے مدرسۃ المدینہ بالغان میں آپ سے درست تلفظ و مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھا ہے، آپ جہاں دیگر صفاتِ عظیمہ سے مُزَیّن تھے، اِنہی میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر ان کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور

ہر دم دامنِ صبر و شکر تھامے رکھتے۔(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

زباں پر شکوہ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

ایک رُکنِ شوریٰ کا بیان ہے کہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اس طرح کی تکلیف ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شُوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کیے۔ آپ فون پر فرماتے: "بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا جدول اپنے اعتبار سے بنایئے گا، پہلے گھر کو دیکھیے، آپریشن (Operation) کروایا یا نہیں کروایا؟، کیا رپورٹ آئی؟ گھر والوں کا خیال رکھئے گا۔" گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: "میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور ارشاد فرمایئے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمایئے گا۔" اس کے بعد آپ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔(عطار کا پیارا، ص ۱۴۲)

آیئے! اپنے اور مسلمانوں کے لیے اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں:

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب　　ان پہ فرما کرم ربِّ غالب
تجھ سے رَحم و کرم کی دُعا ہے　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا　　مُوذی اَمراض سے بھی بچانا
تجھ کو صِدّیق کا واسطہ ہے　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶،۱۳۷)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی مذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور اَمیرِ اہلسنت دَامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت کی برکت سے کس طرح مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کا جذبہ ملتا ہے۔ ہم بھی خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے کا پیکر بننے، گناہوں سے نفرت کرنے، نیکی کی دعوت اور اُمّت مُسلمہ کی خیر خواہی و غمخواری کا جذبہ پانے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"مدنی مذاکرہ"** ہے، اس مدنی کام کے بے شُمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ چنانچہ ❖ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ملتی ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ❖ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور **مدنی مذاکرے** میں شرکت کرنے کی نِیّت کیجئے۔ چنانچہ

گناہوں سے توبہ کرلی

واہ کینٹ (پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی برائیوں میں مبتلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقت برباد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں گھر میں مدنی چینل چلنے کی برکت سے **مدنی مذاکرہ** دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مدنی

مذاکرہ دیکھنے کی برکت سے ان کو پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہوئی اور وہ فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی مُبارکہ سجالی۔ اللہ پاک کا مزید فضل وکرم یہ ہوا کہ ان کے والدین نے بخوشی ان کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

گر سنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آ جاؤ دیگا سکھا مدنی ماحول
تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقروض کی امداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اُمّت کی خیر خواہی کے بارے میں بُزرگانِ دِین کے واقعات سُن رہے تھے۔ ہمارے بزرگانِ دین خیر خواہیِ اُمّت کے لیے ہر وقت تیار رہتے، اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پاکیزہ سیرتوں اور عمدہ حسنِ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو معطر کر رہی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا بہاءُ الدین زکریا ملتانی سہروردی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اُمّتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔ جُود وسخاوت اور مہربانی وشفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے خزانے کا منہ غریبوں اور مستحق افراد کے لیے ہر وقت کھلا رہتا۔ محتاج ومسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالامال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غریبُ الحال شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے تنگ (Disturb) کر رہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی (یعنی دینے کے لیے کچھ) بھی نہیں تھی۔ آپ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ

تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمائیے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مفلوکُ الحال مقروض آپ کو دعائیں دینے لگا۔

حضرت سَیِّدُنا بہاءُالدین زکریا ملتانی سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ درویشوں کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! اس کا مطلب پورا ہو گیا۔ (فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی، ۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین مسلمانوں کی خیر خواہی کر کے ان کی مشکلات کو دور کرتے۔ اپنے پلّے سے خرچ کر کے ان کے قرض اُترواتے اور ان کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ☆ ہم اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے بھائی کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو کبھی کسی پڑوسی کو ☆ کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتے ہیں تو کبھی دھوکہ دہی سے دوسروں کی آنکھوں میں دُھول جھونکتے ہیں ☆ کبھی کسی کو دھونس دھڑلّے سے قابو کرتے ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر راہ کی رکاوٹیں صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے، اگرچہ اس سے دوسرے کا بنا بنایا کام بگڑ جائے۔

یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور ان سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے، وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ** یعنی

اللہ پاک بندے کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء ---الخ، باب فضل الاجتماع---الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث:۶۸۵۳)

مسلمانوں کی خیر خواہی

خیر خواہیِ اُمّت کے جذبے سے سرشار ہمارے بزرگانِ دین میں سے ایک حضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں ۔ آپ نے سیال شریف(ضلع گلزارِ طیبہ، سرگودھا پنجاب) میں اپنا خانقاہی نظام اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی خوب اشاعت فرمائی۔ آپ کے ہاں لنگر کا خاص اہتمام ہوتا تھا، تمام زائرین اور مسافروں کو کھانا لنگر خانے سے ملتا تھا، شہر کے مفلسوں اور بے کسوں کے لیے آپ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے۔قیام کا بھی بہت اچھا انتظام (Arrangement) تھا۔ ہر آنے والے کو چارپائی اور بستر مہیا کیے جاتے تھے جو لوگ مستقل خانقاہ میں رہتے تھے، ان کو کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔(فیضانِ شمس العارفین، ص۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی خانقاہ میں مسلمانوں کی حاجت روائی اور ان کی خیر خواہی کے لئے کیسا زبردست نظام بنایا ہوا تھا، ذرا سوچئے! آج ہم اپنے لئے یہ پسند کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ پہنچے، ہم سے سچ بولا جائے، ہمارا احترام کیا جائے، ہمارے حقوق مکمل ادا کئے جائیں، ہمیں عزّت و تعظیم کی نگاہ سے دیکھا جائے، ہمیں اپنا جائز مقام دیا جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے پسند کرتے ہیں، ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو پسند کرنا چاہیے۔ اسی طرح جب ہم اپنے لئے یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکہ دیا جائے، ہماری غیبت کی جائے، ہمیں تہمت لگائی جائے، ہمارا مال چرایا جائے، ہم سے رشوت (Bribe) لی جائے، ہم پر ظلم کیا جائے، ملاوٹ والا مال خالص کہہ کر بیچا جائے، ہماری بے عزّتی

کی جائے، جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے اور ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیماروں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیمار کی عیادت کرنا بھی خیر خواہی کی ایک صورت ہے۔ اپنے مسلمان بھائی کی بیماری کا احساس کر کے، دِل جُوئی اور دلداری کی خاطر اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر عیادت کے لیے جانا دِین و دنیا کے کئی فوائد کا سبب ہے۔

ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے ماتحتوں کی خبر گیری کرتے رہیں، مدنی مشوروں، سُنّتوں بھرے اجتماعات، ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے وغیرہ میں نہ آنے والوں سے رابطہ کریں، نہ آنے کی وجوہات معلوم کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ فقط مدنی کاموں کی کارکردگی کے لیے ہی ہم بار بار رابطے کریں اور جب وہ کسی مصیبت و آزمائش میں مبتلا ہوں تو ہم اُن کو پوچھیں بھی نہیں۔

نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (مسلم، کتاب البر.. إلخ، باب فضل عیادۃ المریض، ص ۱۰۶۵، حدیث: ۲۵۵۱)

معلوم ہوا! عیادت کرنا فضیلت اور بڑے ثواب والا کام ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اس وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ بسا اوقات وہ فقط اس نیک کام کے لیے کئی کئی دن کا سفر کرتے۔ چنانچہ سِلسلۂ رَفاعِیّہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سنتے تو اس کے پاس جا کر اس کی عیادت کرتے اگرچہ

راستہ کتنا ہی دُور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر انہیں منزل تک پہنچادیا کرتے۔ (فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۳)

عمر رسیدہ لوگوں پر شفقت

حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی عُمر رسیدہ شخص کو دیکھتے تو اس کے محلے والوں کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے ہوئے یہ حدیثِ پاک سناتے کہ حضور نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بوڑھے مسلمان کی عزّت کرتا ہے، اللہ پاک اس کے بُڑھاپے کے وقت کسی اور کو اس کی عزّت (Respect) کرنے پر مُقرر فرمادیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹) (فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں کسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی دَستگیری فرماتے تو کہیں نابیناؤں اور عمر رسیدہ لوگوں کی خیر خواہی اور دِلجوئی فرمایا کرتے۔ غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ (جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴) کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اس گئے گزرے دَور میں ہم سب ایک دوسرے کی غمخواری وغُمگُساری میں لگ جائیں تو آناً فاناً دُنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ آج بھی اگر خیر خواہی کی مشکبار ہوا ہمارے معاشرے میں چل پڑے تو قتل وغارت گری، دھوکا دہی، بدنیّتی، چوری چکاری، جھوٹ اور

بد دیانتی، غیبت اور بد نگاہی جیسے ہزاروں ناسُور اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ لیکن آہ! اب تو بھائی بھائی کے ساتھ ٹکرا رہا ہے، آج مسلمان کی عزّت وآبرو اور اُس کے جان ومال مسلمان ہی کے ہاتھوں پامال ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور محبّتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خیر خواہی کی مختلف صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اُمّت مسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے خیر خواہی اُمّت کی مختلف صورتیں سنتے ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرنے کا ثوابِ عظیم حاصل کرسکتے ہیں، چنانچہ

☆**کسی بیمار کی عیادت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے، دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈُوب جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۳۰، رقم: ۱۴۲۶۴) ☆**مسلمان کی تکلیف دُور کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ (مُسلِم، کتاب البر والصلة۔۔الخ، ص ۱۰۶۹ حدیث: ۶۵۷۸) ☆**مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنّم کی آگ سے بچائے۔ (شرح السنّة، ۶/۴۹۴، حدیث: ۳۴۲۲) ☆**مسلمان کا دل خوش کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹) ☆**عفو و درگزر سے پیش آنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اللہ پاک بندے کے عفو و درگزر کی وجہ سے

اس کی عزّت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۹۲) ☆**نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا خیر خواہی ہے**، حضرت کعبُ الاحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جنت الفردوس خاص اس شخص کے لئے سجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ (تنبیہ المغترین، ص ۲۳۶) ☆**غریب مسلمانوں کی مدد کرنا خیر خواہی ہے**، ارشاد فرمایا: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی، وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کی۔ (کنزالعمال، کتاب الزکوٰۃ، باب قضاء الحوائج ۔۔۔الخ، ۱۸۹/۶، حدیث: ۱۶۴۵۳) ☆**علم دِین سیکھنے سکھانے کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو اللہ پاک کے لئے علم سیکھنے نکلتا ہے، اللہ پاک اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹) ☆**مظلوم کی مدد کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے کسی غمزدہ مومن کی مشکل دُور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی التعاون علی البر و التقوی، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰، بتغیر قلیل) ☆**مقروض کے ساتھ نرمی کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے جہنم کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، ۱/۷۰۰، حدیث: ۳۰۱۷) ☆**انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا خیر خواہی ہے**، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں

ہو سکتی۔(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمه هاشم، ۶/ ۴۲۹ ، حدیث: ۹۲۹۲)، مسلمانوں کو کھانا کھلانا بھی خیر خواہی ہے، فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فیمن اطعم مسلما او سقاہ، ج۳، رقم ۴۷۱۹، ص ۳۱۹)

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والا بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی بستہ مجلس کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شُعبہ جات میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ ان میں سے ایک اہم شعبہ **"مدنی بستہ مجلس"** بھی ہے۔**"مدنی بستہ مجلس"** مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے ڈونیشن سیل/ ڈونیشن کاؤنٹر (ٹیبل کرسی)/ مدنی عطیات کے لیے جھولیاں لگاتی ہے۔ اس کے لیے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات، جمعۃ المبارک، مدنی مذاکرہ اور پُر ہجوم مقامات مثلاً لاری اڈہ، سبزی منڈی، مویشی منڈیاں، جمعہ بازار اور مارکیٹوں میں مدنی عطیات کے بستے لگائے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ

سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! مہمان نوازی کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ (مُسند احمد، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴) (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر، ص۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶) (3) سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔ (ابن ماجہ، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸) ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ صَدْرُالشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ)۔ (۳) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) ☆ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُرَوّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ ”میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔“☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ”اور کھاؤ“ مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔ (عالمگیری، ۵/۳۴۴) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔(عالمگیری، ۵/۳۴۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“** اور **”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **آئندہ ہفتہ وار اجتماع** کے بیان کا **موضوع** ہے **”مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے“** اس بیان میں ہم سُنیں گے، **احادیثِ مبارکہ** میں مصیبتوں پر صبر کرنے کی **ترغیبات** اور **فضائل**، **مصیبتوں پر صبر کرنے** اور **رضائے الٰہی** پر راضی رہنے کے تعلق سے **بزرگانِ دین** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کیسا زبردست **مدنی ذہن** تھا، اِس کی بھی چند **جھلکیاں**، مصیبت کے وقت **بے صبری** کرنے کی چند **مثالیں** بھی بیان ہوں گی۔ مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے **7 طریقے** بھی بیان کئے جائیں گے، لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵